Journal of Religion & Society (JRS)
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

RIGHTS AND PROTECTION OF LIVING BEINGS IN ISLAM: AN ANALYTICAL STUDY

اسلام میں جانداروں کے حقوق اور تحفظ: تجزیاتی مطالعہ

Ali Haider
MS Scholar, Department of Islamic Studies, HITEC University Taxila.
qarialihaider63@gmail.com
Dr. Rab Nawaz
Chairman, Department of Islamic Studies, HITEC University Taxila

ABSTRACT
Islam is a code of life and a religion of nature. Islam has emphasized the rights of animals living alongside humans, regardless of their likes or dislikes. In the light of the biography of the Prophet Muhammad (peace be upon him), it is found in history and hadiths that he was compassionate towards animals and advised his companions (may Allah be pleased with them) to respect the rights of animals and treat them with compassion. Where animals were mistreated, he forbade them and expressed his displeasure. There are many instances where he taught the rights of animals. Here are a few of them. In the light of these traditions, we are now being advised to treat animals well and fulfill their rights.

Keywords: *Islam, Protection, Animals, Rights.*

خلاصہ:

اسلام ایک ضابطہ حیات ہے اور دین فطرت ہے اسلام نے انسان کی پسند ناپسند اور اس حضرت انسان کے ساتھ زندگی گزارنے والے وہ حیوان جو انسان کی بنیادی ضرورت ہے، اسلام نے ان کے حقوق کا برملہ کہا نبی خداؐ کی سیرت کی روشنی میں یہ بات تاریخ اور احادیث میں ملتی ہے کہ آپؐ حیوانوں سے شفقت فرماتے تھے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم کو بھی جانوروں کے حقوق اور ان کے ساتھ شفقت سے پیش آنے کی نصیحت فرماتے تھے اور جہاں جانوروں کے ساتھ ناروا سلوک کیا گیا وہاں آپ نے منع فرمایا اور ناراضگی کا اظہار فرمایا بہت سے واقعات ایسے ہیں جہاں آپ نے جانوروں کے حقوق کی تعلیمات ارشاد فرمایا ان میں سے چند پیش خدمت ہیں جو کہ ابھی ان روایات کی روشنی میں ہمیں حیوانوں سے اچھا سلوک کرنے اور ان کے حقوق ادا کرنے کی تلقین ملتی ہے۔

کلیدی الفاظ: اسلام، تحفظ، جاندار، حقوق

عَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَةِ رضي الله عنه قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم بِبَعِيْرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهِ، فَقَالَ: اتَّقُوْا اللهَ فِي هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوْهَا صَالِحَةً وَكُلُوْهَا صَالِحَةً. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.[1] حضرت سہل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر ایک اُونٹ کے پاس سے ہوا جس کی کمر اُس کے پیٹ سے لگی ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِن بے زبان جانوروں کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، جب یہ تندرست ہوں تو ان پر سوار ہوا کرو اور جب یہ تندرست نہ رہیں تو اِنہیں کھا لیا کرو، اس حدیث مبارکہ میں خدا کے رسول نے وضاحت کے ساتھ یہ بات بتادی کہ جتنے حقوق انسانوں کے ہیں اتنے حقوق ان بے زبان جانوروں کے بھی ہیں ، اسلام ہمیں اس بات کی تعلیم دیتا ہے ان جانداروں کے حقوق ادا کرو، ان کو وقت پر پانی، خوراک، اور کی بھی راحت اور سکون کا انتظام کرو، ان پر حد سے زیادہ بوجھ نہ ڈالو، تاکہ ان کو تکلیف نہ ہو، اس بارے میں بھی عوام کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان جانوروں کے حقوق سے متعلق آگاہی دینا ضروری ہے تاکہ ایک مسلم معاشرے میں ان بے زبان جانوروں سے متعلق ایک اچھا حسن سلوک نظر آئے جو کہ ایک مسلم کا فرض ہے۔

حضرت علیؑ جب حاکم تھے تو اس وقت آپ کی طرف سے ان افراد کے لئے جانوروں کے حقوق سے متعلق نصیحت جو لوگ آپ کی طرف سے مسلمانوں سے زکواۃ جمع کرنے پر معمور تھے آپ نے ان کو ایک خط لکھا اور اس خط میں ان کے ساتھ اس سفر میں شریک جانوروں سے متعلق وعظ و نصیحت فرمائی اور ان جانوروں کے حقوق بیان فرمائے جو نہج البلاغہ کے مکتوب پچیس میں درج ہے اور اس کا متن اور مفہوم یہ ہے

فَاِذَا اَخَذَهَا اَمِیْنُکَ فَاَوْعِزْ اِلَیْهِ اَنْ لَّا یَحُوْلَ بَیْنَ نَاقَةٍ وَّبَیْنَ فَصِیْلِهَا، وَلَا یَمْصُرَ لَبَنَهَا فَیَضُرَّ ذٰلِکَ بِوَلَدِهَا، وَلَا یَجْهَدَ نَّهَا رُکُوْبًا، وَلْیَعْدِلْ بَیْنَ صَوَاحِبَاتِهَا فِیْ ذٰلِکَ وَبَیْنَهَا، وَلْیُرَفِّهْ عَلَی اللَّاغِبِ، وَلْیَسْتَاْنِ بِالنَّقِبِ وَالظَّالِعِ، وَلْیُوْرِدْهَا مَا تَمُرُّ بِهٖ مِنَ الْغُدُرِ، وَلَا یَعْدِلْ بِهَا عَنْ نَّبْتِ الْاَرْضِ اِلٰی جَوَادِّ الطَّرِیْقِ، وَلْیُرَوِّحْهَا فِی السَّاعَاتِ، وَلْیُمْهِلْهَا عِنْدَ النِّطَافِ وَالْاَعْشَابِ، حَتّٰی تَاْتِیَنَا بِاِذْنِ اللهِ بُدَّنًا مُّنْقِیَاتٍ، غَیْرَ مُتْعَبَاتٍ وَّلَا مَجْهُوْدَاتٍ، لِنَقْسِمَهَا عَلٰی کِتَابِ اللهِ وَسُنَّةِ نَبِیِّهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ ذٰلِکَ اَعْظَمُ لِاَجْرِکَ، وَاَقْرَبُ لِرُشْدِکَ، اِنْ شَآءَ اللهُ.[2] اونٹنی کو اس کے بچے سے جدا اور دور نہ کرو، اور اس اونٹنی کا سارہ دودھ نہ نکالو کہ اس کے بچے کو دودھ نہ بچ جائے اور اس کو ضرر کا باعث بنے، مسلسل ایک میں سواری نہ کرو بلکہ سواری بدل دو دوسری اونٹنیوں کے ساتھ، تھکے ہوئے اونٹوں کو آرام کا موقع دو، اپنی سواری کو آہستہ لے چلو، راستے میں کہیں پانی کے تالاب مل جائیں تو ان کو پانی پینے کی مہلت دو، زمین کی سرسبز ہریالی میں ان کو چرنے دو ان کا رخ بے آب بیاباں کی طرف مت کرو، چلتے ہوئے وقتاً فوقتاً ان کو راحت پر نچانے کے لئے آرام کا موقع دے دو، ان کا اتنا خیال رکھو کہ حکم خدا سے جب وہ ہمارے پاس پر نچ جائیں تو وہ موٹے اور تازے ہو چکے ہوں، ان کی ہڈیوں کا گودا بڑھ چکا ہو، وہ تھکے ماندے اور خستہ حال نہ ہوئے ہو اور تاکہ ہم ان کو خدا اور رسول اکرم کے حکم کے مطابق انہیں بندگان خدا میں تقسیم کریں، بیشک یہ تمہارے لئے بڑے اجر و ثواب کا کام ہے۔

دودھ اور بھیڑ کا بچہ

---

1 أبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب ما يؤمر به من القيام على الدواب والبهائم، 3/ 23، الرقم: 2548، وابن خزيمة في الصحيح، 4/ 143، الرقم: 2545، والمنذري في الترغيب والترهيب، 3/ 146، الرقم: 3433۔

2 نہج البلاغہ، مکتوب نمبر 25، ترجمہ مفتی جعفر حسین، طبع دوم، ناشر معراج کمپنی

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رضي اللہ عنھما قال: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِرَجُلٍ یَحْلُبُ شَاۃً، فقال: اَیْ فُـلَانُ، اِذَا حَلَبْتَ فَأَبْقِ لِوَلَدِھَا، فَإِنَّھَا مِنْ اَبَرِّ الدَّوَابِ.[3]

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو بھیڑ کا دودھ دھو رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس سے فرمایا: اے فلاں! جب تم دودھ نکالو تو اِس کے بچے کے لئے بھی چھوڑ دو یہ جانوروں کے ساتھ سب سے بڑی نیکی ہے۔ اس حدیث مبارک میں ان معصوم بے زبان جانوروں کے حقوق بیان ہوئے ہیں کہ جب بھی ہم ان نوزائدہ بھیڑ کے بچے کی ماں سے دودھ نکالیں تو اس بات کا ضرور خیال رکھا جانا چاہئے کہ اس دودھ میں ہم سے زیادہ اس بچے کا حق ہے جس کی خاطر خدا نے اس جانور کے تھنوں میں دودھ رکھا ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی ضرورت کا دودھ نکالیں اور ساتھ اس بچے کی خاطر کچھ دودھ رکھ دیں تاکہ وہ بچہ پی لے جبکہ ہم انسان اپنی لالچ کی وجہ سے کبھی اس نوزائدہ بچے کو بھی نہیں بخشتے ہیں اور پورہ کا پورہ دودھ نکال دیتے ہیں یہ اس معصوم بچے کے ساتھ ظلم ہے لہذا اس حدیث کو مد نظر رکھتے ہوئے جب بھی اپنی گائے، بھینس، بکری، یا بھیڑ کا دودھ نکالیں تو لازمی طور پر اس کے بچے کے لئے بھی چھوڑیں تاکہ وہ اپنی ماں کا وہ دودھ جو قدرت نے اس کے لئے بنایا ہے اس کو پئیں اگر ہم پورہ دودھ نکالیں اور اس کے لئے کچھ بھی نہ چھوڑیں جس کی وجہ سے یہ بچہ کمزور ہو جائے تو یہ ظلم ہے اس جانور کے بچے کا سلب حق ہے اس کا حق چھیننے کی زُمرے میں آتا ہے اور یہ گناہ ہے جس کا ہمیں کل قیامت کے دن حساب دینا ہو گا بہر حال اس بارے میں بھی عوام کو دینی تعلیمات پر نچانے کی ضرورت ہے تاکہ لوگ آئندہ اس بے زبان پر ظلم نہ کریں، اسلام نے وضاحت کے ساتھ ان جانوروں کے حقوق بیان کئے ہیں اور ان کے حقوق کی پاسداری کی تاکید کی ہے۔

جانوروں کو ایذاء پہنچانے کی ممانعت

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رضي اللہ عنھما قَالَ: أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِحَدِّ الشِّفَارِ وَ اَنْ تُوَارٰی عَنِ الْبَھَائِمِ وَقَالَ: إِذَا ذَبَحَ أَحَدُکُمْ فَلْیُجْھِزْ. رَوَاہُ ابْنُ مَاجَہ وَ أَحْمَدُ[4].

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چھریوں کو تیز کرنے اور جانور سے اُنہیں چھپانے کا حکم دیا ہے اور مزید فرمایا: جب تم میں سے کوئی جانور ذبح کرے تو تیزی سے ذبح کرے۔" اس حدیث مبارکہ سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ جن جانوروں کو خدا نے انسان کے لئے بطور خوراک پیدا کیا ہے ان کے ساتھ بھی عدل وانصاف ضروری ہے، یعنی ان کو ذبح سے پر لے پانی پلانا، کسی جانور کے سامنے ان کو ذبح نہ کرنا بلکہ ان کو چھپا کر ذبح کرنا، تاکہ ان کو احساس اور خوف نہ ہو، اور جس جانور کو ذبح کیا جارہا ہے اس کو ایک ایسے تیز آلے سے ذبح کیا جائے تاکہ اس کو ذبح ہوتے وقت تکلیف نہ ہو یعنی اذیت نہ ہو، اسلام اس بات کو بھی پسند نہیں کرتا ہے کہ آپ جس آلے سے جانور ذبح کرتے ہیں وہ کند ہو جسکی وجہ سے اس جانور کو تکلیف ہو تو لہذا، دین اسلام دین فطرت ہے اسلام نے وہ تمام چیزیں منع کی ہیں جو انسانی فطرت کے خلاف ہو، وہ جانور بھی خدا کی مخلوق ہے اسے بھی درد اور تکلیف محسوس ہوتی ہے ان کے احساسات، تکلیف اور بھوک کا خیال رکھا جانا چاہئے تاکہ آپ کی وجہ سے اس بے زبان جانور کو تکلیف نہ ہو۔

جانوروں کے اعضاء کاٹنا

---

3 ھیثمی فی مجمع الزوائد، ج8، حدیث 186 / الطبرانی فی المعجم الاوسط، ج1، حدیث 271

4 ابن ماجہ فی السنن، کتاب الذبائح، ج2، حدیث 1059 / امام احمد ابن حنبل فی المسند، ج، حدیث 108

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما لَعَنَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم مَنْ مَثَّلَ بِالْحَيَوَانِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ[5] .

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو ان جانوروں کے ناک کان وغیرہ کاٹے۔ اس حدیث مبارکہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ہم ان جانوروں کے باقی حقوق کے ساتھ ان جانوروں کو اذیت نہ پہنچائے، یعنی ان جانوروں کے ناک کان اور سینگ وغیرہ نہیں کاٹنا چاہئے ہمارے معاشرے میں لوگ ان جانوروں کے اعضاء کاٹتے ہیں ان کے حقوق کی پامالی کرتے ہیں جبکہ شرعا اس بات کی قطعا اجازت نہیں ہے کہ آپ کسی زندہ جانور کے کان، ناک اور دیگر اعضاء کاٹے جائیں یہ ان جانوروں کے ساتھ ظلم اور ناانصافی اور ان کے حقوق تلفی ہے لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم عوام کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان جانوروں کے حقوق سے متعلق آگاہی دیں تاکہ آئندہ کوئی ان جانوروں کی اہانت اور حق تلفی نہ کرے۔

گدھے کا منہ داغنا

عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ، قَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ: لَعَنَ اللهُ الَّذِي وَسَمَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ[6] .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے ایک گدھا گزرا جس کے منہ کو داغا گیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اُس پر اللہ کی لعنت ہو جس نے اِسے داغا ہے۔ اس حدیث مبارکہ سے بھی اس بات کی تعلیم مل جاتی ہے کہ اپنے پالتوں جانوروں کے جسم پر نقص پیدا کرنا ان کے منہ اور جسم کے دیگر حصوں کو جلایا جانے کی سخت مزمت کی گئی ہے اور ایسا کرنے سے منع کیا گیا ہے

رسول خداؐ کی پرندوں سے متعلق تعلیمات

عَنْ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فِي سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَرَأَيْنَا حُمَرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَائَتِ الْحُمَرَةُ فَجَعَلَتْ تَفْرِشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: مَنْ فَجَّعَ هٰذِهِ بِوَلَدِهَا رُدُّوا وَلَدَهَا إِلَيْهَا وَرَأَى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا فَقَالَ: مَنْ حَرَّقَ هٰذِهِ؟ قُلْنَا: نَحْنُ قَالَ: إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ[7] .

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے، تو ہم نے ایک چڑیا دیکھی جس کے ساتھ دو بچے تھے۔ ہم نے اُس کے بچے پکڑ لئے تو چڑیا نے چلانا شروع کیا۔ پس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ماجرہ دیکھا تو فرمایا کہ کس نے اِسے اس کے بچوں کی وجہ سے تڑپایا ہے؟ اِس کے بچے اِسے لوٹا دو، کسی اور مقام پر ہم نے چیونٹیوں کا ایک بل دیکھا جسے ہم نے جلا دیا تھا، آپؐ نے فرمایا، اِسے کس نے جلایا ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ہم نے، آپؐ نے فرمایا اس مخلوق خدا کو آگ کے ساتھ اذیت دینا سوائے ان کے خالق کے اور کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ ان کو مارے۔ اس حدیث مبارکہ سے ہمیں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اسلام نے انسانی حقوق کے ساتھ ساتھ تمام جاندار، پرندے، اور حشرات الارض تک کے حقوق بتائے ہیں اور پیغام دیا کہ بے جان مخلوق خدا کو اذیت مت دو، یہ جو ہم شکار کرتے ہیں جانوروں اور پرندوں اور حشرات الارض کا یہ زمینی ماحول کے خرابی کے ساتھ ساتھ

---

5 فی الصحیح البخاری، کتاب الذبائح والصید، ج5، حدیث 2100 / النسائی فی السنن، کتاب ضحایا، ج7، حدیث 238

6 المسلم فی الصحیح، کتاب الباس والزینۃ، باب النھی عن ضرب الحیوان فی وجھہ وسمعہ، ج3، حدیث 2117 / فی المسند امام احمد ابن حنبل، ج3، حدیث 323

7 ابو داؤد فی السنن، کتاب الجھاد، باب فی کراہۃ حرک العدو بالنار، ج3، حدیث 2675

ان معصوم جانداروں کے حقوق پر ڈاکہ بھی ہے، خصوصا ہمیں ان جانوروں کی بریڈنگ کے موسم میں ان کے شکار سے احتیاط کرنی چاہئے تاکہ خدا کے اس فطری ماحول میں بگاڑ پیدا نہ ہو۔

چڑیا کو بھی تکلیف پر نچانے سے رسول خداؐ نے منع فرمایا

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ رَحِمَ وَلَوْ ذَبِيحَةَ عُصْفُورٍ رَحِمَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ[8] .

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی چیز پر رحم کیا خواہ چڑیا کے ذبیحہ پر ہی کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُس پر رحم کرے گا۔ اس حدیث مبارکہ سے یہ بات تو واضح ہوگئی کہ، اس کائنات میں انسانوں کے علاوہ جتنی مخلوقات پائی جاتی ہیں کہ جن میں سے بری بحری جانور، اور پرندے سب کے حقوق ہیں ان کا ہر حوالے سے تحفظ ضروری ہے اکثر ہمارے معاشرے میں ایسی چھوٹی چیزوں کو نظر انداز کیا جاتا ہے اور ان کے حقوق پر ڈاکہ ڈالا جاتا ہے، لکڑی کی لالچ میں درختوں کو کاٹا جاتا ہے جس کی وجہ سے پرندے اور جانور وہاں سے ہجرت کرنے پر مجبور ہوتے ہیں اور اسی طرح ان کے گھونسلے اور رہائش گاہوں کو خراب اور شکار کے نشے میں رزق کی تلاش میں نکلی ہوئی ان جانوروں اور پرندوں کی ماؤں کو قتل کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے ان کے بچے اپنی ماں کا انتظار کرتے کرتے بھوک کی وجہ سے خود بخود مر جاتے ہیں جو ان پر سراسر ظلم ہے یہ ان مظلوم جانوروں اور پرندوں کے حقوق پر ڈاکہ ہے اس بارے میں عام عوام کو ان جانوروں اور پرندوں کے تحفظ سے متعلق اسلامی تعلیمات کی روشنی میں آگاہی دینے کی ضرورت ہے تاکہ عوام کے علم میں یہ بات ہو کہ بغیر کسی وجہ کے ان بے زبان معصوم جانداروں کا مارنا کتنا گناہ ہے اور اس کا ہمارے قدرتی ماحول پر کیا اثر ہو سکتا ہے ان کی حفاظت ضروری ہے تاکہ ماحول کے تحفظ کے ساتھ ساتھ ان قدرتی وسائل کا تحفظ بھی کیا جاسکے جو اس معاشرے کا حسن ہیں

بغیر کسی وجہ کے چڑیا مارنا

عَنِ الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُولُ: مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا عَبَثًا عَجَّ إِلَى اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ: يَا رَبِّ، إِنَّ فُلَانًا قَتَلَنِي عَبَثًا، وَلَمْ يَقْتُلْنِي لِمَنْفَعَةٍ[9] .

حضرت شرید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے کسی چڑیا کو بلا وجہ مار ڈالا تو وہ چڑیا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے چلائے گی اور عرض کرے گی: اے اللہ! فلاں شخص نے مجھے بلا وجہ بغیر کسی فائدہ کے قتل کیا۔ اس حدیث شریف سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ ہمارے معاشرے کے اندر ایسا ہوتا ہے کہ لوگ شوق سے پرندوں کو قید کرتے ہیں اور ان کے حقوق ادا نہیں کرتے ہیں اور شوق سے ان معصوم پرندوں کا شکار کرتے ہیں تو ایسے لوگ قابل مواخذہ ہیں اور قانونی اور شرعی طور پر ان کا محاسبہ ہونا چاہئے اور کل قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ میں عدالت لگے گی اور اس ظلم کی سزاء ملے گی خدا کی عدالت میں انصاف ضرور ملے گا

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: مَا مِنْ إِنْسَانٍ قَتَلَ عُصْفُورًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا إِلَّا سَأَلَهُ اللهُ عَنْهَا، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَمَا حَقُّهَا، قَالَ: يَذْبَحُهَا، فَيَأْكُلُهَا، وَلَا يَقْطَعُ رَأْسَهَا يَرْمِي بِهِ[10] .

---

8 الطبرانی فی معجم الکبیر، ج8، حدیث 7915 / والبخاری الادب المفرد، حدیث 181

9 النسائی فی السنن کتاب الضحایا، باب من قتل عصفورا بغیر حقھا، ج7، حدیث 4446

10 النسائی فی السنن، کتاب الصید والذبائح، باب اباحۃ اکل العصافیر، ج7، حدیث 4349

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے چڑیا یا اُس سے بھی چھوٹا جانور ناحق قتل کیا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے اُس کے متعلق بھی پوچھے گا تو نے یہ جان ناحق کیوں لی لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اُس کا حق کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کا حق یہ ہے کہ وہ اُسے ذبح کرے اور کھائے اور بلاضرورت صرف شوقِ شکار میں اُس کا سر کاٹ کر نہ پھینک دے۔ اس حدیث مبارکہ سے بہت سی باتیں سمجھنے کی ہیں، پرلی بات یہ کہ چڑیا سے بھی چھوٹا جانور سے مراد وہ حشرات الارض ہیں جن کو خدا نے کسی حکمت اور مصلحت کے تحت پیدا کیا ہے ان کا اس زمین میں قدرتی ماحول کو اعتدال میں رکھنے میں بہت بڑا کردار ہے اور اسی طرح شکار کی خاطر بلاضرورت کسی جانور کی جان لینے سے منع کیا گیا

سفر کے دوران جانوروں کے ساتھ رویہ

بیمار جانور پر سواری

عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ارْكَبُوا هٰذِهِ الدَّوَابَّ سَالِمَةً، وَلَا تَتَّخِذُوهَا كَرَاسِيَّ [11].

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جانوروں پر تب سوار ہو جب وہ صحیح سالم ہوں، اور اُنہیں اپنی کرسیاں نہ بنالو کہ جب جی چاہا اُن پر بیٹھ گئے۔ اس حدیث مبارکہ میں بھی جانوروں کے حقوق بیان ہوئے ہیں، اسلام نے تو جانوروں کے یہاں تک حقوق بتا دئے ہیں جب وہ بیمار ہو یا کمزور ہو تو ان پر سواری اور بوجھ نہ ڈالا کرو اور ان کو تکلیف مت دیا کرو آخر ان جانوروں کی بھی جان ہے ان کو بھی تکلیف محسوس ہوتی ہے

اونٹ دیگر جانوروں پر سفر

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ، وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوا بِهَا نِقْيَهَا، وَإِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ، فَإِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ [12].

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب تم ہریالی میں سفر کرو تو زمین سے اُونٹوں کو اُن کا حصہ دو اور جب تم خشک سالی میں سفر کرو تو تیز چلو تاکہ اُونٹ کمزور نہ ہو جائیں اور جب تم اخیر شب میں قیام کرو تو گزرگاہ سے احتراز کرو کیونکہ رات کے وقت وہ جگہ جانوروں اور حشرات الارض کی آماجگاہ ہوتی ہے۔ اس حدیث مبارکہ سے ہمیں جانوروں کے بہت سے حقوق ادا کرنے کی تعلیمات مل جاتی ہیں کہ جس میں دوران سفر سبزہ والی جگہ میں گھاس میں چرانا اور اگر کسی ایسی جگہ سے گزرو جہاں سہرا ہو تو وہاں سے جلدی جلدی سفر کرو تاکہ اس جانور کو خوراک اور پانی تک رسائی میں مشکل نہ ہو اور خوراک نہ ملنے کی وجہ سے کمزور نہ ہو اسی طرح رات کے اندھیرے میں سفر سے اجتناب کرنے کا بھی کہا گیا تاکہ اس بے زبان جانور کو کوئی نقصان نہ پرنچے یعنی رات کو اس سہراء میں موجود سانپ یا بچھو وغیرہ کاٹ نہ دے جس سے اس جانور کو تکلیف اور موت نہ آسکے، یعنی ہمارا دین اس حد تک جانوروں کے حقوق کی پاسداری کرتا ہے۔

---

11 امام احمد ابن حنبل فی المسند، ج3، حدیث 15677

12 فی الصحیح المسلم، کتاب الامارۃ، باب، مراعاۃ مصلحۃ الدواب فی السیر والنھی عن التعریس فی الطریق، ج3، حدیث 1926

عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِذَا أَخْصَبَتِ الأَرْضُ فَانْزِلُوا عَنْ ظَهْرِكُمْ، وَ أَعْطُوا حَقَّهُ الْكَلَأ، وَإِذَا أَجْدَبَتِ الأَرْضُ فَامْضُوا عَلَيْهَا بِنِقْيِهَا، وَ عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ فَإِنَّ الأَرْضَ تُطْوَى بِاللَّيْلِ [13] .

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب زمین سر سبز ہو تو اپنی سواری سے اُتر جایا کرو اور اُسے سبزا کھانے کا حق دیا کرو۔ اور جب زمین خشک اور بنجر ہو تو جلدی سے وہاں سے اپنی سواری کو جب تک وہ طاقتور اور چست ہو اس خشک حصے سے گزار لیا کرو۔ رات کے پرلے حصہ میں سفر کا آغاز کیا کرو کیونکہ زمین رات کو لپیٹ دی جاتی ہے۔ اس حدیث مبارکہ میں بھی دوران سفر ان جانوروں کی خوراک اور ان کی راحت کی تاکید کی گئی ہے اور تاکہ اس جانور کی خوراک میں کمی بھی نہ ہو اور چلنے کی تکلیف میں بھی تخفیف ہو

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم : إِذَا سِرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَمْكِنُوا الرِّكَابَ أَسْنَانَهَا، وَلَا تُجَاوِزُوا الْمَنَازِلَ، وَإِذَا سِرْتُمْ فِي الْجَدْبِ فَاسْتَجِدُّوا، وَ عَلَيْكُمْ بِالدَّلْجِ فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوَى بِاللَّيْلِ، وَإِذَا تَغَوَّلَتْ لَكُمُ الْغِيْ-لَانُ فَنَادُوْا بِالْأَذَانِ وَإِيَّاكُمْ وَالصَّلَاةَ عَلَى جَوَادِّ الطَّرِيْقِ وَالنُّزُوْلَ عَلَيْهَا، فَإِنَّهَا مَأْوَى الْحَيَّاتِ وَالسِّبَاعِ وَقَضَاءِ الْحَاجَةِ فَإِنَّهَا الْمَلَاعِنُ [14] .

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم سر سبز زمین پر چلو تو اپنی سواریوں کو سبزا کھانے دو اور گھروں سے زیادہ دور نہ نکل جایا کرو۔ جب خشک اور بنجر زمین پر سے گزرو تو جلدی سے گزر جایا کرو اور اوّل رات میں سفر شروع کیا کرو کیونکہ رات کو زمین لپیٹ دی جاتی ہے۔ اور جب تمہیں جن بھوت وغیرہ بھٹکا دیں تو اذان دیا کرو۔ راستے کے درمیان نماز پڑھنے سے بچا کرو اور اُن میں پڑاوٗ ڈالنے سے بھی بچا کرو کیونکہ یہ سانپوں اور درندوں کی پناہ گاہ ہوتے ہیں۔ اِسی طرح راستے کے درمیان قضائے حاجت کرنا لعنت کی جگہ ہے۔ اس حدیث مبارکہ میں تو بہت سے پرلوؤں سے بات کی گئی ہے جس چیز پر سواری کی جائے اس کی خوراک، لمبا سفر سے اجتناب، خشک اور سہرائے جگھوں پر سفر سے احتیاط، راستے کے درمیان رکنا اور نماز پڑھنے سے منع کی گئی کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کوئی زہریلے حشرات آپ کو نقصان پرنچا سکتے ہیں اور ایسی جگھوں پر رفع حاجت سے بھی منع کیا گیا ہے

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ يُوْصِيْكُمْ بِهٰذِهِ الْعُجْمِ خَيْرًا، أَنْ تَنْزِلُوْا بِهَا مَنَازِلَهَا، فَإِذَا أَصَابَتْكُمْ سَنَةٌ أَنْ تَنْجُوْا عَلَيْهَا بِنِقْيِهَ. رَوَاهُ الْحَارِثُ [15] .

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں اِن گونگے بے زبان جانوروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کی وصیت فرماتا ہے اور یہ کہ اُنہیں اُن کے ٹھکانوں پر رکھو اور جب تم قحط سالی کا شکار ہو جاؤ تو اُنہیں، جب تک یہ چست اور طاقتور ہوں، وہاں سے لے کر جلدی سے نکل جایا کرو

اس حدیث مبارکہ میں یہ بات واضح ہوگئی کہ بے زبان جانوروں کے حقوق کی پاسداری ضروری ہے اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کی تاکید کی گئی ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ ان جانوروں کے جو ٹھکانے ہیں ان سے ان کو مت ہٹاؤ اور ان سے جانوروں کو بے دخل نہ کرو، اور خدانخواستہ وہاں کوئی خوراک کی قلت ہو تو ان کو وہاں سے منتقل کرو تاکہ ان کے خوراک کا انتظام ہو سکے۔

---

13 والبیھقی فی السنن الکبری، ج5، 10123

14 امام احمد ابن حنبل فی المسند، ج3، حدیث 14316

15 الحارث فی مسند الحارث، ج2، حدیث 885

حشرات الارض کی حفاظت سے متعلق رسول خدا ؐ کے ارشادات

چیونٹیوں کے بل جلانا

عَنْ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: نَزَلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم مَنْزِلًا، فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَجَاءَ وَقَدْ أَوْقَدَ رَجُلٌ عَلٰى قَرْيَةِ نَمْلٍ، إِمَّا فِي الْأَرْضِ، وَإِمَّا فِي شَجَرَةٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَيُّكُم فَعَلَ هٰذَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا، يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: اطْفُهَا اطْفُهَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّيَالِسِيُّ .

[16] حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جگہ قیام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کام کے لئے تشریف لے گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس تشریف لائے تو کسی شخص نے چیونٹیوں کے مسکن کو آگ لگا رکھی تھی، وہ مسکن یا تو زمین پر تھا یا کسی درخت پر تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا: یہ کس نے کیا ہے؟ لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِسے بجھا دو، اِسے بجھا دو۔ اس حدیث سے ہمیں اس بات کی وضاحت ملتی ہے کہ اس کرہ ارض میں جتنے بھی جاندار ہیں، یہاں تک کہ چیونٹی جیسے حشرات الارض تک کے حقوق کی پاسداری کریں، جس طرح بڑے جانوروں اور پرندوں کے حقوق ہیں اس طرح ان چھوٹے چھوٹے حشرات کے بھی حقوق ہیں ان کے بلوں اور گھونسلوں میں آگ لگانے، پانی چھوڑنے اور پاؤں سے روندنے جیسے اقدامات سے احتیاط کرنا ضروری ہے

عَنْ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه قَالَ: ... رَأَى رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا، فَقَالَ: مَنْ حَرَّقَ هٰذِهِ؟ قُلْنَا: نَحْنُ، قَالَ: إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

وفي رواية: قَالَ: إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِبَشَرٍ أَنْ يُعَذِّبَ بِعَذَابِ اللهِ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چیونٹیوں کا ایک بل دیکھا جسے ہم نے جلا دیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِسے کس نے جلایا ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ہم نے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، آگ کے ساتھ عذاب دینا، آگ کے پیدا کرنے والے رب کے سوا کسی اور کے لئے روا نہیں ہے۔ اس حدیث مبارکہ میں بھی سختی سے حشرات الارض کے بلوں اور گھونسلوں کو جلانے کی سخت مذمت کی گئی ہے اور ان کے حقوق کی پاسداری کی تاکید کی گئی ہے۔

جانوروں کو آپس میں لڑانے کی ممانعت

جانوروں کو آپس میں لڑانا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم عَنِ التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَأَبُوْيَعْلٰى [17] .

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جانوروں کو باہم لڑانے سے منع فرمایا۔ اس حدیث مبارکہ اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ ہمارے معاشرے میں جانوروں کو آپس میں لڑانے کا لوگوں کو بہت شوق ہے، لوگ دو بیل کو آپس میں لڑاتے ہیں، اس حدیث مبارکہ سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمارے پاکستانی معاشرے میں ایک المیہ ہے جس کی وضاحت ضروری ہے اس حدیث میں انہی باتوں کی طرف اشارہ ہے، جہاں لوگوں کی عجیب عجیب شوق ہیں، ان میں سے آپس میں بیل کی لڑائی کرانا

16 امام ابن احمد فی المسند، ج1، حدیث 3763

17 الترمذی فی السنن، کتاب الجهاد، باب ماجاء فی کراهية التحريش بين البهام والضرب والوسم فی الوجه، ج4، حدیث 1708

جس میں بیل لہولہان ہوتے ہیں حتیٰ کہ وہ لڑتے ہوئے مر جاتے ہیں، اسی طرح کتوں کا آپس میں کڑانا، مرغوں کا آپس میں لڑانا چڑیوں کا بٹیر کا آپس میں لڑانا اسی طرح وہ تمام جانور اور پرندے جو کسی انسان کے قید میں ہو اور وہ ان سے ناجائز فائدہ اُٹھائے یہ سب ان جانوروں کے ساتھ ظلم اور زیادتی ہے جو ان کے حقوق سلب کرنے کے زُمرے میں آتا ہے اور یہ گناہ ہے کل قیامت کے دن خدا یہ کام انجام دینے والوں کا محاسبہ کریگا جنھوں نے ان بے زبان جانوروں پر ظلم کیا ہے اور ان کو طرح طرح کی تکلیفیں دی

سینگ والے جانور کا غیر سینگ والے کو مارنا

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوقَ إِلٰى اَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ[18].

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن تم سے حقداروں کے حقوق وصول کیے جائیں گے، حتیٰ کہ بے سینگ بکری کا سینگ والی بکری سے بدلہ لیا جائے گا۔" امام احمد کی روایت میں ہے: "جس نے اُسے سینگ مارا تھا۔ اس حدیث مبارکہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ بے زبان جانوروں کے حقوق کی پاسداری نہ کرنا کتنا گناہ ہے، ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنی روزمرہ کی زندگی میں ان تمام جانوروں کے حقوق کا خیال رکھیں جو ہمارے استعمال میں ہوں یا عام جاندار ہوں، رسول خدا کی اس حدیث کی روشنی میں کل قیامت کے دن اگر کسی سینگ والے جانور کا غیر سینگ والے کو مارنے کا پوچھا جائے گا تو بطریق اولی اُن لوگوں سے تو زیادہ پوچھا جائے گا جو لوگ، جانوروں پر ظلم کرتے ہیں، ان کا بغیر کسی وجہ کا شکار کرتے ہیں، زیادہ بوجھ ڈالتے ہیں ، وقت پر کھانا اور پینا نہیں دیتے ہیں، مارتے ہیں اور ان کے جسمانی اعضاء کو زخمی یا جلاتے ہیں اور ان کو آپس میں لڑاتے ہیں، دوڑاتے ہیں جس کی وجہ سے ان بے زبان جانوروں کو تکلیف اور اذیت محسوس ہوتی ہے یہ بے زبان جانور بھی کل خدا کی بارگاہ میں ان ظالم انسانوں کی شکایت کریں گے لہذا ہمیں ایک انسان اور مسلمان ہونے کے ناطے ان تمام پالتو اور غیر پالتو جانوروں کے، پرندوں کے، حشرات الارض کے حقوق کی پاسداری کرنی چاہئے جو ہمارے ماحول کا حصہ ہیں۔

جانوروں پر اس کی قوت برداشت سے زیادہ بوجھ ڈالنا

بیل پر بوجھ ڈالنا

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً لَه، قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا الْتَفَتَتْ إِلَيْهِ الْبَقَرَةُ فَقَالَتْ: إِنِّي لَمْ اُخْلَقْ لِهٰذَا وَلٰكِنِّي إِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ. فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللهِ، تَعَجُّبًا وَفَزَعًا اَبَقَرَةٌ تَكَلَّمُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: فَإِنِّي اُوْمِنُ بِهِ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ.... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[19].

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک مرتبہ ایک شخص اپنی گائے پر بوجھ ڈالے اُسے ہانک کرلے جارہا تھا۔ گائے نے اُس کی طرف دیکھا اور کہنے لگی: میں اِس کام کے لئے پیدا نہیں کی گئی بلکہ میں تو کھیتی باڑی کے لئے تخلیق کی گئی ہوں۔ لوگوں نے تعجب اور گھبراہٹ کے عالم میں کہا: سبحان اللہ! گائے بھی گفتگو کرتی ہے؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک میں تو اِسے سچ مانتا ہوں اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی اِسے سچ تسلیم کرتے ہیں۔ اس حدیث مبارکہ سے یہ بات واضح ہوتی

---

18 فی الصحیح المسلم، کتاب البر والصلۃ والادب، باب تحریم الظلم، ج4، حدیث 2582

19 البخاری فی الصحیح، کتاب فضائل اصحاب النبیؐ، باب من فضائل ابی بکر رضی اللہ، ج3، حدیث 3463

ہے کہ اس کرہ ارض میں خدا کے تخلیق کردہ جانوروں کی الگ الگ ڈیوٹیاں ہیں لہذا اگر کوئی شخص اپنے پالتو جانور سے وہ ڈیوٹی لے جو عرف عام میں اس سے نہیں لیا جاتا ہے، مثلا بیل سے سواری لی جائے اور گھوڑے، خچر، اور اونٹ سے ہل جوتنے کا کام لیا جائے تو یہ ان جانوروں کے ساتھ ظلم ہو گا، ان کے حقوق سلبی ہوگی لہذا ان جانوروں سے مناسب وہی کام کیا جائے جس کے لئے خدا نے انہیں پیدا کیا ہے، مثلا گھوڑوں خچروں اور اونٹوں کو سواری اور سامان اُٹھانے کے لئے اور بیل وغیرہ کو ہل جوتنے اور ان جیسے مناسب کاموں کے لئے ان کو استعمال میں لایا جائے اور جن کاموں کے لئے ان کی تخلیق ہوئی ہے ان کاموں میں بھی ان سے مناسب کام لینا چاہئے تاکہ ان کے ساتھ ظلم اور ناانصافی نہ ہو جائے۔۔

جانداروں کا شکار اور رسول خدا کے ارشادات

ہرنی کا شکار

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِي الصَّحْرَاءِ فَإِذَا مُنَادٍ يُنَادِيْهِ "يَا رَسُوْلَ اللهِ" فَالْتَفَتَ فَلَمْ يَرَ أَحَدًا. ثُمَّ الْتَفَتَ فَإِذَا ظَبْيَةٌ مُوْثَقَةٌ فَقَالَتْ: أُدْنُ مِنِّي، يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَدَنَا مِنْهَا فَقَالَ: حَاجَتُكِ؟ قَالَتْ: إِنَّ لِي خِشْفَيْنِ فِي ذَالِكَ الْجَبَلِ. فَخَلِّنِي حَتّٰی أَذْهَبَ فَأُرْضِعَهُمَا ثُمَّ أَرْجِعُ إِلَيْكَ. قَالَ: وَتَفْعَلِيْنَ؟ قَالَتْ: عَذَّبَنِيَ اللهُ عَذَابَ الْعَشَّارِ إِنْ لَمْ أَفْعَلْ. فَأَطْلَقَهَا، فَذَهَبَتْ، فَأَرْضَعَتْ خِشْفَيْهَا، ثُمَّ رَجَعَتْ، فَأَوْثَقَهُ. وَانْتَبَهَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ: لَكَ حَاجَةٌ، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، تُطْلِقُ هٰذِهٖ. فَأَطْلَقَهَا، فَخَرَجَتْ تَعْدُوْ وَهِيَ تَقُوْلُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ[20].

حضرت اُمّ سلمہ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ جناب رسول خداؐ ایک صحرا سے گزر رہے تھے کہ کسی منادی کی آواز آئی یا رسول اللہ' تو آپؐ اس آواز کی طرف متوجہ ہوئے لیکن سامنے کوئی نظر نہ آیا۔ آپؐ نے دوبارہ غور سے دیکھا تو وہاں ایک ہرنی نظر آئی جو بندھی گئی تھی اس نے کہا یا رسول اللہ، اس پراڑ میں میرے دو نومولود بچے ہیں۔ پس آپ مجھے آزاد کردیں تاکہ میں اُنہیں دودھ پلا کر آپ کے پاس واپس لوٹ آوں گی، پس آپؐ نے اسے آزاد کر دیا، وہ گئی اس نے اپنے بچوں کو دودھ پلایا اور پھر لوٹ آئی، آپؐ نے اسے دوبارہ باندھ دیا پھر اچانک وہ شکاری آیا جس نے اسے باندھا تھا اور اس نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں آپ کی کوئی خدمت کر سکتا ہوں؟ آپؐ نے فرمایا، ہاں اس ہرنی کو آزاد کر دو، پس اس شکاری نے اسے فوراً آزاد کر دیا، وہ وہاں سے یہ کہتے ہوئے جا رہی تھی، میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ ایک ہے اور آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اس حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ہمیں بے زبان جانوروں کا شکار کرتے وقت ان کی تکلیف، ان کا اپنے بچوں سے جدا ہونے اور اس جدائی کی وجہ سے ان کے ان شیر خوار بچوں کا ماں کے بغیر مر جانا اور پھر ان کی نسل کی معدومیت اور ان کے بریڈنگ کے سیزن اور دیگر ایسے امور جن کی وجہ سے ان جانوروں کی نسل اور بقاء کے لئے خطرہ ہو ایسے کاموں سے اجتناب کرنا چاہئے تاکہ یہ معصوم جانور کسی شکاری کے ظلم کا شکار نہ ہو اور ان جانوروں کے تحفظ کے ساتھ اس قدرتی ماحول کا بھی تحفظ ہو جو اس قدرتی ماحول کا حصہ ہیں اور ان قدرتی وسائل کے بے دریغ نسل کشی سے ہمارے ماحول میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے جو اس کرہ ارض میں تمام جانداروں کے لئے ایک خطرے کی گھنٹی ہے لہذا جانوروں کی تحفظ پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

فہرست مصادر و مراجع

1. ابو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب ما يؤمر به من القيام على الدواب والبهائم، 3 /23، الرقم: 2548،

[20] الطبرانی فی المعجم الکبیر، ج23، حدیث 763

2. وابن خزيمة في الصحيح،4 / 143،الرقم:2545،والمنذري في الترغيب والترهيب،3 /146،الرقم:3433۔
3. نہج البلاغہ،مکتوب نمبر25،ترجمہ مفتی جعفر حسین،طبع دوم،ناشر معراج کمپنی
4. ھیثمی فی مجمع الزوائد،ج8،حدیث 186 / الطبرانی فی المعجم الاوسط،ج1،حدیث 271
5. ابن ماجہ فی السنن،کتاب الذبائح،ج2،حدیث 1059 / امام احمد ابن حنبل فی المسند،ج،حدیث 108
6. فی الصحیح البخاری،کتاب الذبائح والصید،ج5،حدیث 2100 / النسائی فی السنن،کتاب ضحایا،ج7،حدیث 238
7. المسلم فی الصحیح،کتاب الباس والزینۃ،باب النھی عن ضرب الحیوان فی وجھہ وسمعہ،ج 3،حدیث 2117 / فی المسند امام احمد ابن حنبل،ج3،حدیث 323
8. ابو داؤد فی السنن،کتاب الجھاد،باب فی کراہۃ حرک العدو بالنار،ج3،حدیث 2675
9. الطبرانی فی مجم الکبیر،ج8،حدیث 7915 / والبخاری الادب المفرد،حدیث 181
10. النسائی فی السنن کتاب الضحایا،باب من قتل عصفورا بغیر حقھا،ج7،حدیث 4446
11. النسائی فی السنن،کتاب الصید والذبائح،باب اباحۃ اکل العصافیر،ج7،حدیث 4349
12. امام احمد ابن حنبل فی المسند،ج3،حدیث 15677
13. فی الصحیح المسلم،کتاب الامارۃ،باب،مراعاۃ مصلحۃ الدواب فی السیر والنھی عن التعریس فی الطریق،ج3،حدیث 1926
14. والبیھقی فی السنن الکبری،ج5،10123
15. امام احمد ابن حنبل فی المسند،ج3،حدیث 14316
16. الحارث فی مسند الحارث،ج2،حدیث 885
17. امام ابن احمد فی المسند،ج1،حدیث 3763
18. الترمذی فی السنن،کتاب الجھاد،باب ماجاء فی کراھیۃ التحریش بین البھام والضرب والوسم فی الوجہ،ج4،حدیث 1708
19. فی الصحیح المسلم،کتاب البر والصلۃ والادب،باب تحریم الظلم،ج4،حدیث 2582
20. البخاری فی الصحیح،کتاب فضائل اصحاب النبیؐ،باب من فضائل ابی بکر رضی اللہ،ج3،حدیث 3463
21. الطبرانی فی المعجم الکبیر،ج23،حدیث 763